رسائل و مسائل

کیفیتِ قلب

میں آپ کے لیے ایک اجنبی ہوں، لیکن آپ میرے لیے اجنبی نہیں۔ دیہی ماحول میں پلا بڑھا۔ فوج میں چلا گیا۔ ایک کیس میں سزا ہو گئی۔ اب جیل میں ہوں۔ ۱۹۸۷ میں گرفتاری کے بعد تفہیم القرآن کے ذریعہ جماعت سے صحیح متعارف ہوا۔ اب میرا اٹھنا بیٹھنا جماعت کے افراد کے ساتھ ہے --- چند باتیں مجھے پریشان کرتی ہیں۔

۱ - میں ذہناً" جماعت کی دعوت سے متفق ہوں۔ لیکن دل کو تیار نہیں پاتا۔ کیا وجہ ہے، جب کہ میں ایک جذباتی انسان ہوں۔

۲ - لٹریچر میں پیروں اور ولیوں کی نفی کی گئی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ رسول کو بھی عام انسان تصور کیا جاتا ہے ۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے حبِّ رسولؐ میں کمی ہو گئی ہے۔

۳ - پہلے رو کر غبار آنکھوں کے راستے نکال لیتا تھا۔ اب تو آنکھیں جیسے خشک ہو چکی ہیں۔ کوشش کرتا ہوں تہجد ادا کروں، لیکن نمازوں میں لطف نہیں۔

۴ - میں سپاہی ہوں۔ ہر وقت جہاد کے لیے تیار رہتا تھا، لیکن اب جیسے کوئی میرے جذبے چھین لے گیا ہے۔

۴ - پہلے دعا میں ہر لفظ اثر کرتا تھا۔ اب تہجد بھی بے لطف ہے۔ شاید اس لیے کہ ساتھی کی شکایت پر کہ نیند میں خلل پڑتا ہے، میں نے آہستہ پڑھنا شروع کر دیا۔

۵ - جیل میں استاد ہوں۔ ساتھی کہتے ہیں کہ تم نوجوانوں کو عمل پر نہیں ابھارتے۔ میری باتوں میں اثر نہیں۔ لوگوں کے دل کیسے بدلوں، میرا اپنا یہ حال ہے۔

آپ نے جو متعدد مسائل اٹھائے ہیں، ان کے سلسلہ میں چند بنیادی باتیں عرض کر دوں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسنِ عمل کے امتحان کے لیے یہ زندگی دی ہے۔ اور اسی

لیے آپ کو آزادی بخشی ہے کہ چاہے نیکی کریں چاہے بدی۔ اسی امتحان کی خاطر ایسی چیزیں بھی آپ کے ساتھ لگا دی ہیں جن کو آپ ختم نہیں کر سکتے --- اس لیے کہ وہ ختم ہو جائیں تو امتحان نہ ہو سکے گا --- لیکن مسلسل جدوجہد سے قابو میں رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً غفلت' بھول' ارادہ کی کمزوری' جذبات --- اور حرکات و میلانات میں اتار چڑھاؤ اور تغیر و تبدل۔ اور ایسی چیزیں بھی لگا دی ہیں کہ آپ غلط استعمال کریں تو مہلک' صحیح استعمال کریں تو نافع۔ مثلاً لالچ --- دنیا کے لیے ہو تو مہلک' جنت کے لیے ہو تو بے پناہ نافع۔یاجنسی خواہش --- حدود میں ہو تو صالح تمدن کی جڑ' غلط استعمال ہو تو فساد کا سرچشمہ۔ دونوں ضروری ہیں۔ لالچ نہ ہو تو آدمی دنیا میں کوئی کام نہ کرے' جنسی خواہش نہ ہوتو نسلِ انسانی ناپید ہو جائے۔

دوسرے یہ کہ شیطان ہو یا نبی' کسی کو آپ پر اختیار نہیں دیا ہے۔ ان کا اختیار وسوسہ اور دعوت تک ہے۔ قبول کرنا نہ کرنا آپ کا کام ہے۔ اگر آپ کچھ کرنے کے لیے واقعی مجبور ہیں تو پھر کوئی مواخذہ نہیں۔

تیسرے یہ کہ آپ کی مسئولیت اپنے ان اعمال کے لیے ہے جو آپ کے اختیار میں ہوں' نماز پڑھنا آپ کے اختیار میں ہے۔ نہیں پڑھیں گے تو مواخذہ ہو گا۔ خشوع پیدا کرنے کی کوشش کرنا آپ کے اختیار میں ہے' پیدا کر لینا آپ کے اختیار میں نہیں۔ کوشش کے باوجود نہ پیدا ہو تو آپ مسئول نہیں ہیں۔ دل بھی آپ کے اختیار میں نہیں دیا ہے۔ ہر قسم کے خیالات آئیں گے' آپ روک نہیں سکتے۔ خیالات اور وسوسوں پر کوئی مواخذہ نہیں۔ ہاں' آپ ان پر عمل کریں تو مواخذہ ہے۔ دل کو وسوسوں سے پاک رکھنا اور اس کی کیفیات میں اتار چڑھاؤ کو روک دینا آپ کے اختیار میں نہیں۔

چوتھے یہ کہ اصل مطلوب اللہ کی رضا اور جنت ہے' نہ کہ وہ کیفیات جو آپ کے اختیار میں نہیں۔ اور یہ مطلوب اسی طریقہ سے حاصل ہو گا جو خود اللہ نے بتایا ہے' نہ کہ اس طریقہ سے جو ہم خود اپنے سر اوڑھنا شروع کر دیں۔

ان چار بنیادی اصولوں کی روشنی میں آپ اپنے سوالات پر غور کریں گے تو غالباً جواب خود پا لیں گے۔ میں چند باتیں مختصراً آپ کے سامنے رکھوں گا۔

۱ - جب آپ کا ذہن مطمئن ہے کہ جماعتِ اسلامی کی دعوت حق ہے' تو آپ کو اس کے لیے عمل شروع کر دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے رہنما عقل کو بنایا ہے' دل کو نہیں۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

فرمایا ہے۔ دل تو ہزار وسوسوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ جب قرآن مجید کے نورِ مبین کی روشنی میں عقل مطمئن ہے تو آپ قدم بڑھانا شروع کر دیں۔ انشاء اللہ دل بھی ساتھ دے گا۔ نہ دے گا تو اس سے آپ کے اجر میں کمی نہ آئے گی۔ اس کا کام تو آپ کے انجن کو اسٹیم فراہم کرنا ہے۔ آپ کام کے ساتھ اللہ کو یاد کرنے کا شغل رکھیں گے تو دل بھی مطمئن ہوتا جائے گا۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔ دل کیوں تیار نہیں' اس کی وجہ تلاش نہ کیجیے۔ یہ آپ کو تاخیر و تعویق میں ڈالنے کے لیے شیطانی وسوسہ ہے۔

۲ - لٹریچر میں غلط پیروں ولیوں کی نفی کی گئی ہے' یا غلط ولایت و تصوف کی۔ اصل معیار تو اللہ اور رسول ہیں۔ رسول بشری حوائج کے لحاظ سے عام انسانوں کی طرح ہیں --- یہ بات لٹریچر نہیں' خود قرآن کہتا ہے --- لیکن رسول ہونے کی حیثیت سے عام انسانوں سے بالکل مختلف ہیں۔ اس لیے ان کی اطاعت' اللہ کی اطاعت ہے اور ان سے ہر چیز سے بڑھ کر محبت کے بغیر ایمان ناقابلِ اعتبار ہے۔ لٹریچر بھی یہی بات کہتا ہے۔ آپ اصل فکر رسولؐ کے اتباع کی کریں' ان کے دین کی نصرت کی کریں۔ یہی حبِّ الٰہی اور اس کے حصول کا راستہ ہے' حبِّ رسولؐ کا بھی۔

یہ یاد رکھیے کہ لٹریچر ہر مرض کی دوا نہیں۔ نسخہ شفا تو قرآن اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لیے آپ ان دونوں سے ربط بڑھائیں۔

۳ - آپ نمازوں میں لطف پیدا کرنے کے لیے جو تدابیر اللہ اور اس کے رسولؐ نے تجویز کی ہیں' وہ ضرور اختیار کریں۔ لیکن ان تدابیر کے باوجود لطف کے نہ ہونے سے آپ کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ یہی معاملہ معیار کا ہے' اور آنکھوں کی نمی کا ہے۔ ابلیس کے معنی ہیں' بہت مایوس زدہ --- اور اس کا سب سے بڑا ہتھیار یہی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح' نیکی اور درجات اور مطلوبہ کیفیات کے نام پر ایمان کو مایوسی کا کینسر لگا دے۔

۴ - جذبے کہاں چلے گئے' اس کا علاج بھی وہی ہے جو میں نے تحریر کیا۔ یہ' سوچنے سے اور پوچھنے سے واپس نہیں آئیں گے۔ اللہ کو یاد کرنے سے' اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ کر ہمت و حوصلہ سے یادِ الٰہی اور کارِ الٰہی میں لگ جانے سے ان شاء اللہ جذبے اور کیفیات بھی حاصل ہوں گے۔ اور نہ بھی ہوں تو آپ کے اجر میں کوئی کمی نہ ہو گی۔ بلکہ شاید زیادتی ہو گی کہ آپ نے مردانہ وار شیطانی وسوسوں کا مقابلہ کیا۔ اور مطلوب تو اجر ہے نہ کہ جذبے۔

۵ - لوگوں کے دل بدلنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اس غلط فہمی میں نہ پڑیے کہ آپ کے جوش' ولولے' اور صلاحیتوں سے' باتوں کی گرج سے' اثر ہو گا اور لوگ بدلیں گے۔ بعض انبیا نے عمریں کھپا دیں --- اور وہ ان چیزوں کے بدرجۂ اُتم حامل تھے--- لیکن جن لوگوں کو نہ بدلنا

تھا' نہ تیار ہونا تھا' وہ نہ ہوئے۔

۶۔ ساتھیوں کو ایذا نہ پہنچانا عین مطلوب ہے' تہجد کا سرور مطلوب نہیں۔ آپ اسی طرح پڑھتے رہیں کہ ان کو ایذا نہ پہنچے۔ اس طرح ان شاء اللہ آپ کو اجر بھی زیادہ ملے گا۔ ایک تو اس وسوسہ کے باوجود کہ سرور نہیں' نفلی عبادات میں لگے رہنا' دوسرے' انسانوں کو ایذا پہنچانے سے بچنے کے لیے اپنے نفس کے مطالبہ کو ترک کر دینے کا۔

مجھے تو آپ کا خط پڑھ کر بہت امید ہوئی ہے کہ آپ نے ایک دفعہ دین کی حقیقت کو اور شیطان کے ہتھکنڈوں کو سمجھ کر ان کا مقابلہ کر لیا' تو آپ کو وہ سب چیزیں بھی حاصل ہو جائیں گی جن کے نہ ہونے کا آپ نے شکوہ کیا ہے۔ (خ - م)

سالگرہ تقریبات

شادی بیاہ کی سالگرہ اور بچوں کی برتھ ڈے وغیرہ پر شرعی نقطہ نگاہ سے وضاحت فرمائیں۔

شادی بیاہ یا بچوں کی پیدائش کی سال گرہ کے سلسلہ میں چند اصولی باتیں پیشِ نظر رہنا چاہئیں۔

اولاً تو یہ عمومی اصول کہ جن چیزوں سے منع کر دیا گیا ہے' ان کے علاوہ چیزوں کی اصل یہ ہے کہ وہ مباح ہیں' الاّ یہ کہ ان میں کوئی ایسی چیز پائی جاتی ہو جو ممنوع ہو' یا جس سے فساد پیدا ہوتا ہو۔ جن چیزوں کے بارہ میں خدا اور رسولؐ نے سکوت اختیار کیا ہے ان کے بارہ میں کھوج کرنا بھی پسندیدہ نہیں۔

ثانیاً اصلاح و تغیر کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ معاشرہ میں جو چیزیں رائج ہوں' ان میں سے جو غلط نہ ہوں انھیں کچھ نہ کہا جائے' جو غلط ہوں مگر قابلِ اصلاح ہوں ان کی اصلاح کی جائے' جو بناءِ فساد ہوں اور ان کی اصلاح ممکن نہ ہو ان سے روکا جائے۔ شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ البالغہ' ج ۱' میں اس مسئلہ پر مفید بحث کی ہے۔

ثالثاً سلف کی یہ روش ہمیشہ سامنے رہنا چاہیے کہ وہ اجتہادی مسائل میں حلال اور حرام کے الفاظ استعمال کرنے سے بالکل اجتناب کرتے تھے' یا بے حد احتیاط۔ عموماً مکروہ کا لفظ کہہ کر گزر جاتے تھے۔ یا پھر یہ کہتے تھے کہ میری رائے میں یہ بہتر ہے' میری رائے میں یہ پسندیدہ نہیں

ہے۔ اس لیے جائز و ناجائز کے فتووں سے احتراز ہی قرینِ حکمت ہے۔

ان اصولوں کے پیشِ نظر' میں سالگرہ میں فی نفسہٖ تو کوئی ایسی چیز نہیں پاتا کہ اس کو ناجائز سمجھوں' یا اس سے روکوں۔ ہاں' اس میں اگر فخر و مباہات ہو' نمائش و دکھاوا ہو' اسراف ہو' شرما شرمی اور مجبوری میں تبادلہ تحائف ہو' تو یہ وہ چیزیں ہیں جن کی بنا پر' میری رائے میں' یہ قابلِ اجتناب ہے۔ کیونکہ بالعموم یہ چیزیں پائی جاتی ہیں' اس لیے جو اللہ کی رضا کا طلب گار ہو' اس کو ان برائیوں میں نہ پڑنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی ان برائیوں سے پاک کر کے ان تقریبات کو منائے تو میرے نزدیک اس کو روکنے کا کوئی جواز نہیں۔

حکیمانہ طریقہ کار یہ ہے کہ ان رسومات کے خلاف تنکیر و فتویٰ کے بجائے فخر و مباہات' نمود و نمائش' مسابقت فی الدنیا' اسراف' حصول تحائف بالجبر (سوشل پریشر بھی جبر کی صورت ہے)' اور ما لایعنی میں اشتغال کے خلاف تعلیم و تذکیر کا کام کیا جائے۔ (خ - م)

قربانی کی حیثیت

"نماز اور قربانی" (اپریل ۹۴) میں مولانا فراہیؒ نے لکھا ہے کہ "نسک" سے مراد حج و عمرہ کی قربانی ہے۔ جب منکرینِ سنت نے پروپیگنڈہ کیا کہ بقر عید پر قربانی ملاؤں کی ایجاد ہے' تو سیّد مودودیؒ نے قربانی کی شرعی حیثیت میں لکھا تھا کہ کوئی اشارہ ایسا نہیں کہ اسے صرف حج کی قربانی سمجھا جائے۔ ان دونوں باتوں میں تضاد ہے۔ ترجمان القرآن مولانا مودودیؒ کے افکار کا ترجمان ہے۔ اب لوگ پروپیگنڈہ کر سکتے ہیں کہ مودودیؒ کے پیروکار خود ہی ان کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ وضاحت فرمائیے۔

آپ غور کریں تو سیّد مودودیؒ اور مولانا فراہیؒ کی تشریحات میں کوئی تضاد نہیں' بلکہ یہ عام اور خاص پہلو کا فرق ہے۔ سیّد مودودیؒ کے پیشِ نظر منکرینِ قربانی کی تردید ہے' اس لیے وہ عام پہلو بیان کرتے ہیں۔ ان کا مدعا یہ ہے کہ نسک کا مطلب صرف حج کی قربانی نہیں ہے' لیکن ظاہر ہے کہ حج کی قربانی عام قربانی سے باہر نہیں۔ مولانا فراہیؒ کے پیشِ نظر حج اور خانہ کعبہ کی مناسبت سے قربانی کا بیان ہے' اس لیے وہ کہتے ہیں' نسک سے مراد حج اور عمرہ کی قربانی ہے۔ خاص کا عام پر اطلاق معروف ہے' اور ان کا مدعا بھی یہ نہیں کہ عید الاضحیٰ کی قربانی پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوتا۔

ترجمان القرآن، سیّد مودودیؒ کی رہنمائی کی روشنی میں، اللہ اور اس کے رسولؐ کی ہدایت کا ترجمان ہے۔ اسی طرح وہ دین کے بارہ میں سیّد مودودیؒ کی اس فکر کا ترجمان ہے کہ اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے، دین کا قیام مسلمانوں پر فرض ہے، اور اس مقصد کے لیے اجتماعی جدوجہد ناگزیر ہے۔ یہی ان کی اصل فکر ہے۔ باقی معاملات میں ترجمان کے لیے رہنما اصول سیّد مودودیؒ کی یہ فکر ہے کہ معیارِ حق صرف اللہ اور اس کے رسولؐ ہیں، اور کسی بھی انسان کی رائے سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ تشکیلِ جماعت کے وقت ان کی یہ ہدایت بھی ہمارے لیے راہنما ہے، کہ نہ جماعت ان کی تحقیق و رائے پر پابندی عائد کرے، اور نہ جماعت میں کوئی ان کی تحقیق و رائے ماننے کا پابند ہو۔ سیّد مودودیؒ کی زندگی میں بھی ان کی رائے یا تاویل سے مختلف آرا ترجمان میں چھپتی رہی ہیں۔ اگر مولانا فراہیؒ کی رائے فی الواقع سیّد مودودیؒ کی رائے سے متضاد ہوتی، جب بھی ان کی رائے کے ترجمان میں چھپنے سے ترجمان کی سیّد مودودیؒ سے نسبت پر کوئی حرف نہ آتا۔ (خ ـ م)

ماہنامہ ترجمان القرآن

کے سالانہ خریدار متوجہ ہوں

ترجمان القرآن کے سالانہ خریدار، جنھوں نے نقد یا وی پی ادائیگی کی ہے اور انھیں پرچہ نہیں مل رہا ہے، ان سے گزارش ہے کہ اپنے نام، پتے (اور دیگر ممکنہ تفصیلات) سے مطلع کریں۔ انھیں گذشتہ پرچے ارسال کیے جائیں گے اور انشاءاللہ آیندہ باقاعدگی سے ترسیل ہو گی۔ ہم ان کے ممنون ہوں گے۔ قارئین سے التماس ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت خریداری کا حوالہ ضرور دیں۔ اسکے بغیر تعمیل ارشاد میں دقت کا امکان ہے۔

مینجر

ترجمان القرآن

اردو بازار، لاہور ۵۴۰۰۰